رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | بدھ ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ ۱۶ تبوک ۱۳۶۰ ہش ۱۶ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ تبوک ۱۳ ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

سر درد کی تکلیف جاری ہے۔

احباب کرام اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیں اور اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت یابی اور تکلیف دور ہونے کے لیے پوری عاجزی سے متضرعانہ دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنی صحت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ خدا کا شکر ہے کہ ایک ماہ کے بعد بلڈ پریشر اب کچھ کم ہوا ہے، لیکن کمزوری ابھی باقی ہے۔"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

● عزیزم عرفان احمد عرصہ دس روز سے مسلسل بیمار چلا آ رہا ہے۔ بخار میں افاقہ نہیں ہو رہا، احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزم کی کامل صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔

(منور احمد قریشی، قریشی پراپرٹی سنٹر ظفر الحق روڈ راولپنڈی، عبدالماجد خوشنویس، روزنامہ الفضل ربوہ)

● خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اپنے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے عزیزم عبدالوہاب محمود نے میٹرک کے امتحان میں سرگودھا بورڈ میں سے ۶۶۷/۸۵۰ نمبر لیکر اپنی کلاس میں تھرڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مزید علمی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت کرے۔

(رضیہ اہلیہ میاں عبدالحی مبلغ انڈونیشیا)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو الفضل کے کارکن پرویز احمد صاحب کو تیسری بچی عطا کی ہے۔ نومولودہ کا نام فرزانہ رکھا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت مند لمبی زندگی عطا فرمائے اور اپنے والدین کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عباد اللہ گیلانی۔ مینیجر الفضل ربوہ

تجاویز شوریٰ

بھجوانے کی آخری تاریخ

قائدین مجالس و اضلاع متوجہ ہوں

تجاویز شوریٰ بھجوانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر سے بڑھا کر ۲۰ ستمبر کر دی گئی۔ ازراہ کرم تجاویز بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم جواہر الکلام

باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب پچیس گنا زائد ہے

نمازِ باجماعت کا ثواب زیادہ رکھنے سے غرض یہ ہے کہ وحدت پیدا ہو

ارشاد باری تعالیٰ

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(البقرہ : ۴)

ترجمہ:۔ (متقی وہ ہیں) جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز (باجماعت) کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپؐ نے فرمایا باجماعت نماز پچیس درجے بڑھ کر ہے۔ اس نماز سے جو ایک شخص اپنے گھر میں پڑھے اور اس نماز سے جو بازار میں پڑھے۔ کیونکہ تم میں سے اگر کوئی جب وضو کرے اور اچھی طرح کرے اور مسجد میں آئے، صرف نماز کا ہی ارادہ رکھتا ہو تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اللہ اس کی وجہ سے اس کا ایک ایک درجہ بلند کرتا اور اس کا ایک ایک گناہ اتارتا جائے گا یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد کے اندر آ جائے تو وہ نماز میں ہوگا۔ جب تک کہ نماز اسے روکے رکھے اور جب تک وہ اپنی اس بیٹھنے کی جگہ میں رہے جس میں کہ وہ نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ! اسے بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم کر۔ بشرطیکہ وہ مسجد میں تکلیف نہ دے۔ یعنی بے وضو نہ ہو جائے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ۸۷)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں، وہ تمیز جس سے خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے کہ وہ دوسرے کے انوار کو جذب کرتا ہے۔ پھر اسی وحدت کے لیے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ۔ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل، رحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۱۶ تبوک ۱۳۶۰ ہش

انسان کی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ

ہر چند کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو نہایت متناسب اعضاء عطا کئے ہیں اور اعلیٰ درجہ کے قویٰ استعدادیں اور صلاحیتیں اسے بخشی ہیں اور اس بناء پر جملہ مخلوقات پر فضیلت بخش کر اسے اشرف المخلوقات ہونے کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔ اس کے باوجود اس نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ وہ جلد باز اور جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ ہوائی قلعے بنانے اور بڑی بڑی امیدیں باندھنے میں بڑا شیر ہے، اگر فراخی ملے تو اکڑنے لگتا ہے اور بخل میں مبتلا ہو کر اپنے مال کو دوسروں پر خرچ کرنے سے کتراتا ہے برخلاف اس کے اگر اسے تکلیف پہنچے اور حالات اس کے ساتھ موافقت نہ کریں تو بہت جلد مایوس ہو کر آہیں بھرنے لگتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے احسانات کو بھلا کر بہت جلد ناشکری پر اتر آتا ہے۔

انسان کی ان تمام کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوصف اللہ تعالےٰ نے اس کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ خدائی احکام کے مطابق اس دنیا میں اس طرح زندگی گزارے کہ اللہ تعالےٰ کا حقیقی عبد بن سکے۔ اور اس درجہ الٰہی رنگ پکڑے کہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر قرار پا سکے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو بہت اعلیٰ درجہ کے قویٰ اور طاقتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اور ان استعدادوں اور صلاحیتوں سے کما حقہ کام لے کر وہ اس عظیم ذمہ داری کو بطریق احسن ادا کر سکتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کی مذکورہ بالا کمزوریاں اور کوتاہیاں آڑے آ کر اس کی اعلیٰ صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار نہیں آنے دیتیں اور ذرا سی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے وہ ناکارہ محض ہو کر اس عظیم ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے اور خلقت کے لحاظ سے احسن تقویم کے مقام پر فائز ہونے کے باوجود اسفل سافلین میں جا گرتا ہے۔

انسان کی کمزوریوں پر نظر کر کے بہ نظر ظاہر یوں معلوم ہونے لگتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس پر اس کی استعداد سے بڑھ کر ذمہ داری عائد کر رکھی ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اور نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کیونکہ قدیم سے اس کی یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ وہ کسی پر اس کی طاقت اور استعداد سے بڑھ کر ذمہ داری کبھی نہیں ڈالتا۔ چنانچہ اس نے خود اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ

(البقرہ آیت ۲۸۷)

ترجمہ:۔ اللہ کسی شخص پر سوائے (اس ذمہ داری) کے جو اس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

سو یہ امر ہر شک و شبہ سے بالا ہے کہ خدا تعالےٰ نے حقیقی عبد اور صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بننے کی جو عظیم ذمہ داری انسان پر ڈالی ہے اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی انسان میں پوری پوری اہلیت موجود ہے۔ باقی رہیں وہ انسانی کمزوریاں جن کا اللہ تعالےٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ سو اس کے ازالہ اور برے اثر سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایک قوت ایسی عطا کی ہے جو کسی اور مخلوق کو عطا نہیں کی وہ قوت صرف اور صرف انسان کو ہی عطا کی گئی ہے اور وہ ہے دعا کی قوت۔ اس نے خود قرآن مجید میں انسانوں کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ اپنی کمزوریوں کے ازالہ کے لئے تم مجھے پکارو اور مجھ سے دعا کرو میں تمہاری پکار سنوں گا اور تمہاری دعا قبول کر کے تمہاری کمزوریوں کو دور کر دوں گا اور ان کے برے اثرات سے تم کو بچا لوں گا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری سب کمزوریاں اور تمہاری راہ میں حائل سب رکاوٹیں دور ہو جائیں گی اور تم اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جاؤ گے اور بالآخر فائز المرام قرار پا کر خدا تعالےٰ کی نگاہ میں سرخرو قرار پاؤ گے چنانچہ اللہ تعالےٰ انسان کو عطا کی جانے والی اس خاص قوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

اور پھر تسلی دلاتے ہوئے کہ جو لوگ بھی دعا اور تدبیر سے کام لیتے ہوئے حقیقی عبد اور مظہر صفاتِ الٰہیہ بننے کی کوشش کریں گے۔ ہم خود انہیں اس ذمہ داری کے ادا کرنے کی توفیق عطا کرتے چلے جائیں گے چنانچہ فرمایا:۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ

(العنکبوت آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ضرور ان کو اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

پس اللہ تعالےٰ نے انسان کو اس کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے باوجود دعا کی شکل میں ایک ایسی زبردست قوت عطا کی ہے۔ جو اسے ان کمزوریوں اور کوتاہیوں کے برے اثر سے محفوظ کر کے اسے اس کی پیدائش کے مقصد میں کامیاب کر سکتی ہے اور وہ تمام مشکلات و مصائب پر قابو پا کر ان سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ پر) انسان کو عطا ہونے والی اس زبردست قوت کی اہمیت اور انقلاب انگیز تاثیر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سچ یہ ہے کہ یہ (رضا بالقضاء کا رفیع الشان) مقام انسان کو اس کی اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے۔ لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ انسان کمزور ہے جب تک وہ دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا اس دشوار گزار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔ خود اللہ تعالےٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضعفِ حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔ یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعوےٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔ اس کے لئے دعا کی بہت ضرورت ہے دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالےٰ سے آتا ہے جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے ہاں نری دعا خدا تعالےٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اوّل تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالےٰ کو آزمانا ہے اور دعا کو لاشئے محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعا سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے۔ اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ دعا ہے۔ یہی دعا اس لئے پناہ ہے اگر وہ اس میں ہر وقت لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدنِ اسلامی کا قیام

مکرم مولوی محمد روشن دین صاحب مربی سلسلہ (مقیم کوئٹہ)

(۲)

ان کی بھی خاص امداد کرنی چاہیئے ازاں بعد مسافر کی امداد اور اس پر احسان کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ بھی عزیز رشتہ داروں سے جدا اور دور ہو جاتا ہے مسافر کے لئے ضروری نہیں کہ وہ غریب ہی ہو بلکہ امیر ہونے کی صورت میں بھی وہ مسافر ہے کیونکہ وہ اپنے عزیز رشتہ داروں سے جدا ہے اور وہ حسنِ سلوک کا محتاج ہے۔ اس اسلامی رویہ سے ہمدردی اور مواسات حاصل ہوتی ہے اور امن کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

بعض دفعہ بڑوں اور چھوٹوں کے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں اور بڑے حالات پر منتج ہوتے ہیں تو ان حالات کے پیشِ نظر اور امن عامہ کی جڑیں زیادہ گہری کرنے کے لئے اسلام حکم دیتا ہے کہ۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا

(ترمذی)

یعنی جو چھوٹا ہو کر بڑوں کا ادب و توقیر نہ کرے اور بڑا ہو کر چھوٹوں پر رحم نہ کرے وہ ہمارے طریق پر نہیں ہے اس حکم سے استاد یا شاگرد اور آقا اور غلام اور اسی قسم کے اور تعلقات کے متعلق ایک اصولی ہدایت دی گئی ہے۔

عورتوں کے احترام کے متعلق اسلامی تعلیم

عورتوں کے آرام کا خیال مردوں کو رکھنا چاہیئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد تھوڑی دیر ہی مسجد میں ہی بیٹھے رہتے تاکہ پہلے عورتیں آرام سے گزر جائیں جب وہ گزر جائیں تو پھر آپ اٹھتے۔ سفر میں جب کبھی لوگ اونٹوں کو تیز کرتے تو آپ فرماتے کہ شیشوں کا بھی خیال رکھو یعنی عورتیں ساتھ ہیں وہ زیادہ مشقت برداشت نہیں کر سکتیں اس لئے آہستہ چلو تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو اسی طرح خاوندوں کو حکم دیا کہ سفر سے واپس آتے وقت گھر میں اچانک داخل نہ ہوں بلکہ دن کے وقت اور پہلے سے مطلع کر کے آئیں تاکہ عورتیں کپڑوں کی اور بدن کی صفائی کر لیا کریں۔

رحم دلی کا ثبوت اس رنگ میں یہ اعلان کر کے دیا کہ ماؤں کو ان کے بچوں سے جدا نہ کیا جائے اس سے عام قاعدہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ عزیزوں اور رشتہ داروں کو آپس میں جدا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کو آپس میں بعض دفعہ ملنے کے مواقع پیدا کرنے چاہئیں نیز تعلقات کو قطع کرنے والے سب امور سے منع فرمایا۔ مثلاً یہ کہ کوئی کسی پر الزام نہ لگائے اگر کوئی کسی شخص پر بدکاری کا الزام لگائے اور اس کو ثابت نہ کر سکے تو اُسے سخت سزا دی جائے اسی طرح حکم دیا کہ نکاح پر نکاح کی درخواست نہ دے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص کسی جگہ رشتہ کی تحریک کر رہا ہے تو گو اُسے معلوم ہو کہ اگر میں درخواست کر دوں تو مجھے کامیابی کی قوی امید ہے تب بھی اس وقت تک خاموش رہے جب تک پہلی درخواست کا فیصلہ نہ ہو جائے۔

یتامیٰ کے بارہ میں اسلامی احکام

یتیم بچوں کا وجود اسلامی تمدن میں ایک زبردست جزو ہے مگر پبلک عام طور پر اس مسئلہ پر غور نہیں کرتی کہ وہ یتامیٰ کے حقوق ہیں حالانکہ اگر یتامیٰ کے حقوق کما حقہٗ ادا نہ کئے جائیں تو قوم کے مزدہ ہونے کا خوف و خطر درپیش ہوتا ہے کیونکہ ہر قوم کے فرد کو خیال ہوتا ہے کہ اگر میں قوم کی خاطر مر گیا تو میرے بچوں کی کون نگرانی کرے گا اور ان کی ضروریاتِ زندگی کو کون پورا کرے گا۔ سو اسلام نے اس تمدن کی شاخ کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے۔ اس لئے یتامیٰ کے لئے ایک گارڈین مقرر کرنا چاہیئے جو سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ ان کے اموال کو بالکل محفوظ رکھا جائے۔ اگر گارڈین غریب ہو تو بقدر محنت اس کو معاوضہ دیا جائے اور اگر وہ امیر ہے تو مفت کام کرے ان یتامیٰ کو جاہل نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ جو پیشہ مناسب حال ہو ان کو ضرور سکھانا چاہیئے۔ جس طرف ان کی طبائع کا رجحان ہو۔ وہی پیشہ سکھانا زیادہ مناسب ہوتا ہے ان کے اخلاق کا خاص خیال رکھا جائے نہ اس قدر آزاد رکھا جائے کہ ان کے اخلاق بگڑ جائیں اور نہ اس قدر سختی کی جائے کہ ان کے طبعی قویٰ بالکل دب جائیں اور ترقی کرنے کا مادہ بالکل نہ رہے ان سے سلوک کرتے وقت ترقی کا پہلو غائب ہونا چاہیئے کیونکہ وہ والدین کی نعمت غیر مترقبہ سے محروم ہوتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کی عقل و فکر اور تجربہ کا خیال رکھنا ازبس ضروری ہوتا ہے تاکہ جب ان میں صلاحیت اور رشد کا مادہ پیدا ہو جائے اور اپنے اموال اور جائیداد سنبھالنے کے اہل ہو جائیں تو ان کے اموال وغیرہ ان کے حوالے کر دینا ضروری ہے اور اگر ان کی عقل میں فتور ہو یا وہ کمزور ہو تو چھین کی جائیداد واپس نہ کی جائے بلکہ برابر زیرِ نگرانی رہے اور ان کے جملہ اخراجات ان کی جائیداد میں سے وصول کئے جائیں۔

عام شہریت کے اصول

۱۔ اسلام کا مقرر کردہ حق جو ایک شہری فرد کا ہے وہ محنت کرنا خود کھانا اور دوسروں کو کھلانا اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا نہیں اور نہ سست ہونا ہے بلکہ خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا کرتا ہے اسی طرح حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "بہترین رزق وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کرے" اور فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی عادت تھی کہ وہ ہاتھ سے محنت کر کے اپنا رزق پیدا کرتے تھے۔

۲۔ دوسرے یہ بھی ایک شہری کا فرض ہے کہ وہ سوال نہ کرے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا خیال رکھا کرتے تھے۔ اور لوگوں کو سوال سے منع فرمایا کرتے تھے چنانچہ فرمایا کہ صرف تین اشخاص کو سوال کرنا جائز ہے۔ ایک وہ شخص جو فقیری سے نکلنے کی بہت کوشش کرتا ہے مگر اُسے کوئی کام ہی نہیں ملتا یا وہ بالکل کام کر ہی نہیں سکتا (ب) دوسرے وہ شخص جس پر ایسی چٹی پڑ گئی ہو جو اس کے وہم و گمان سے باہر تھی پس ایسے شخص کے لئے چندہ جمع کیا جا سکتا ہے (ج) ان لوگوں کے لئے سوال جائز ہے جن پر کوئی جرمانہ پڑ جائے یعنی کسی نے کوئی خون کر دیا ہو اور قوم پر تاوان پڑ گیا ہو تو وہ لوگ سوال کر سکتے ہیں۔

۳۔ ایک شہری کا یہ بھی فرض ہے کہ جو شخص اس کے سامنے آئے اُسے السلام علیکم کہے جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تم پر سلامتی ہو گویا ہر وقت تعلقات کو درست کرنے کی جد و جہد کرتا ہے اور پھر جو شخص آتا ہوا ملے اور وہ واقف اور دوست ہو تو اُس سے مصافحہ کرے۔

۴۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ جو آدمی بیمار ہو خواہ اپنے محلے میں ہو یا دوسرے واقفوں میں سے ہو اسی کی عیادت کی جائے۔ اس کو تسلی و تشفی دی جائے اور گھر میں آئیں تو پہلے اجازت لیں اور السلام علیکم کہیں۔ اگر گھر میں کوئی ہو اور جواب دے کہ اس وقت نہیں مل سکتے تو بلا ملال واپس چلے جائیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی شخص کوئی ایسی بات کہہ دے جو کسی دوسرے شخص کے خلاف ہو تو اس کو دبا دیں۔ اس شخص تک نہ پہنچائیں جس کے متعلق کہی گئی ہے۔ ورنہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بات اس نے کہی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ کہنے والے کی مثال تو ایسی تھی کہ اس نے تیر مارا اور لگا نہیں اور جس نے اس کو پہنچا دی اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس نے تیر اٹھا کر اس شخص کے سینے میں چبھو دیا۔

۵۔ شہریوں کا یہ بھی فرض ہوتا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے اس کے جنازہ کی تیاری میں مدد دیں اور قبر تک جائیں اور دفنائیں۔ اگر لوگ بقدر ضرورت چلے جائیں تو یہ کافی ہے سب کے جانے کی ضرورت نہیں لیکن کوئی بھی نہ جائے تو سب شہر والے گناہگار ہوں گے۔

۶۔ مسلم شہریوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے کام جو وقار کے خلاف ہوں اور لوگوں کو تکلیف دینے والے نہ ہوں نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مسلمان گلیوں اور بازار میں باوقار چلتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جوتی پہنے ہوئے چل رہا ہے تو آپؐ نے اُسے منع فرمایا اور فرمایا کہ یا تو دونوں جوتیاں پہنو یا ایک بھی نہ پہنو یہ بھی ایک مسلم شہری کا فرض ہے کہ وہ راستوں یا لوگوں کے جمع ہونے کی جگہوں پر کوئی غلاظت نہ پھینکے اور کوئی گندہ نہ کرے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس شخص پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے جو راستوں میں پاخانہ کرتا ہے یا درختوں کے نیچے جہاں لوگ آ کر بیٹھتے ہیں گند پھینکتا ہے۔

۷۔ ہر شہری کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ راستوں اور پبلک جگہوں کو صاف رکھنے کی کوشش کرے اور جس قدر مدد ان کے صاف رکھنے میں دے سکتا ہو دے چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"جو شخص راستہ میں سے لوگوں کو ایذا دینے والی چیزیں ہٹاتا ہے اس پر خدا کا فضل نازل ہوتا ہے"

۸۔ ایک مسلم شہری کا فرض ہے کہ عوام کا خیر خواہ ہو مثلاً وہ جب منڈی میں اشیاء فروخت کرے تو وہ صاف ستھری ہونی چاہئیں۔ وہ پبلک کی صحت کے لئے ضرر رساں نہ ہوں مثلاً گلی سڑی اشیاء نہ ہوں یا موسم کے لحاظ سے ایسی نہ ہوں جن سے بیماریاں پیدا ہوتی ہوں بیچنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ لوگ خواہ مخواہ ایسی اشیاء سستی دیکھ کر خرید لیتے ہیں بلکہ اُس کو انتہائی کوشش کرنا چاہیئے کہ وہ بازار میں صحت مند اشیاء رکھے جس سے پبلک کی صحتوں پر اچھا اثر پڑے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی ضروری ہے کہ انہیں پیدا کرنے کے لئے پبلک جگہوں میں جا کر نہ تو شور مچائے اور نہ جھگڑے اور نہ لوگوں کے امن میں خلل ڈالے اور ایسی جگہوں پر جن کو پبلک استعمال کرتی ہے گندہ نہ کرے مثلاً کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ کوئی گند پانی میں پھینکے اور یہ بھی ضروری ہے کہ فحش کلامی نہ کرے اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو مثلاً ننگا نہ پھرے

ایک مسلم شہری کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو اچھی باتیں سکھائے اور بری باتوں سے ان کو روکے۔ مگر نرمی اور محبت سے ان کو سکھائے اور جو علوم اس کے پاس ہیں وہ لوگوں کو سکھائے اور انہیں چھپائے نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص علم کو چھپاتا ہے اور باوجود لوگوں کے پوچھنے کے ظاہر نہیں کرتا۔ اس کے منہ میں قیامت کے دن لگام ہوگی۔

ایک مسلم شہری کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بہادر بنے اور ظالم نہ بنے وہ خدا تعالےٰ کی کمزور مخلوق پر بالکل ظلم نہ کرنے والا ہو چنانچہ لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک دفعہ چند نوجوانوں کو دیکھا کہ وہ زندہ جانوروں پر نشانہ پکا رہے ہیں جب ان لوگوں نے آپ کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ نے فرمایا خدا ان پر ناراض ہو گا جنہوں نے یہ کام کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے فرمایا خدا ان پر ناراض ہوا جس نے کسی جانور کو نشانہ بنایا یعنی باندھ کر یا پَر توڑ کر ورنہ یوں اسلام میں شکار کرنا منع نہیں۔

یہ بھی ایک مسلم کا فرض ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو خطرے میں نہ ڈالے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس علاقہ میں وبائی مرض ہو وہاں سے لوگ دوسرے شہروں میں نہ جائیں اور دوسرے علاقہ کے لوگ وہاں نہ آئیں موجودہ زمانہ میں قرنطینہ کے نام سے حفظانِ صحت کے لئے ایک قانون مقرر کیا گیا ہے اگر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عامل ہوں تو اس نام نہاد قرنطینہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

یہ بھی ایک مسلم شہری کا فرض ہے کہ اگر کوئی ہمسایہ مصیبت میں ہو اور وہ مالدار ہو تو اُسے بقدر ضرورت قرض دے اور جبکہ وہ مصیبت میں ہے اس سے شرائط طے کرنے نہ بیٹھ جائے اور یہ نہ کہے کہ تو مجھے اس کے بدلہ میں کیا دے گا؟ بلکہ اس کے اخلاق وسیع اور بلند ہونے چاہئیں اور اُسے لوگوں کے دُکھوں میں مساوی کا شریک ہونا چاہیئے اور ایسے دُکھیا لوگوں کا مددگار اور ایک مسلم شہری اپنے قومی اور ملکی فرائض کے ادا کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہے اور اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔

یعنی جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے وہ خدا تعالےٰ کا مقبول بندہ ہوتا ہے بلکہ قرآن کریم یہاں تک فرماتا ہے کہ تم لوگ لڑنے سے کیوں ڈرتے ہو حالانکہ تمہارے بھائی اور بہنیں دوسرے لوگوں کے ظلم کے نیچے دبے پڑے ہیں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے بلکہ مواسات اور ہمدردی کہ اگر وہ کسی کو ہلاک ہوتا دیکھے تو اس کو بچائے اگر ایسا نہ کرے تو اس سے عزت مرجاتی ہے اور انسان سنگدلی کا شکار ہو جاتا ہے اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی کو ہلاک ہوتا دیکھے اور اس کو نہ بچائے اور تماشبین بن جائے وہ خدائی لعنت کے نیچے ہے پس ڈوبنے کو بچانا آگوں کو بجھانا۔ زلزلوں اور کانوں کے پھٹنے مکانوں کے گرنے ریلوں کے ٹکرانے اور بجلیوں کے گرنے کے وقت لوگوں کی مدد کرنا اور ہر ایک مصیبت میں اس کی مدد لوگوں کی جان بچا سکتی ہے بچانا ہر شہری کا فرض ہے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہوگا اور اس کے فضل و کرم کو کبھی حاصل نہیں کریگا۔

پھر ایک مسلم شہری کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ہنسی کے طور پر اپنے ہتھیار کا منہ اپنے بھائی کی طرف نہ کرے لوہے کے ہتھیاروں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اور بارود سے چلنے والے ہتھیاروں کے متعلق اور بھی زیادہ سختی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں اس اصول کی خلاف ورزی کی وجہ سے بہت قیمتی اور مفید جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔

پھر یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایک مسلم شہری کو کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے اُسے کبھی ہمت نہیں ہارنی چاہیئے بلکہ مصائب اور دکھوں کے مقابلہ میں اُسے ایک پہاڑ ثابت ہونا چاہیئے۔ بیشک مخالفت کی اندھیاں چلیں اولیں اٹھ اٹھ کر اس سے ٹکرائیں مگر وہ گھبرائے نہیں بلکہ ان کے دبانے کی جدوجہد کرتا ہے یہاں تک کہ یا موت کا شکار ہو جائے یا ان مشکلات کو زیر کر کے اپنی کامیابی کا رستہ کھول لے ایک مسلمان شہری بزدلی سے اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے خودکشی نہیں کرتا کیونکہ اس کا مذہب اسے بزدلی سے رُوکتا اور بہادر اور نڈر بننے کی تلقین کرتا ہے۔

پھر ایک مسلم شہری جانوروں پر بھی رحم کرتا ہے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھے کو دیکھا کہ اس کے منہ پر داغ دیا ہوا تھا آپؐ نے اُسے نہایت ہی ناپسندیدہ نگاہ سے دیکھا اور فرمایا منہ پر داغ دینے سے جانور کو سخت تکلیف ہوتی ہے آئندہ داغ ران پر دیا جائے اور آپؐ کے اس حکم سے ہی ران پر داغ دینے کا رواج پڑا پھر ایک دفعہ آپؐ نے دیکھا کہ کسی نے قمری کے بچوں کو پکڑ لیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اس طرح قمری کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف نہ دو۔ فوراً بچوں کو اڑا دو۔ مزید آپؐ نے فرمایا کہ جانوروں پر رحم کرنے اور بھوک میں کھانا کھلانے اور پیاس میں پانی پلانے پر بھی خدا تعالےٰ رحم کرتا ہے۔

لین دین کا معاملہ

انسان کمزور ہے حالات کے نشیب و فراز میں سے اس کو گزرنا پڑتا ہے ایک وقت میں وہ مالی طور پر مضبوط ہوتا ہے اور دوسرے وقت میں وہ کمزور ہو جاتا ہے مالدار ہونے کی صورت میں اور کچھ دوسرے غرباء اور مستحقین کی امداد کرنا چاہیئے اور کمزوری کی حالت میں دوسروں کو اس کی امداد کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ سو ان پر دو صورتوں میں جو حُسنِ سلوک کا ہاتھ ایک دوسرے کی طرف بڑھایا جاتا ہے۔ یہ بھی تمدن اسلامی کا ایک اہم جزو ہے۔ بے شک یہ زندگی کے نشیب و فراز عارضی ہوتے ہیں مگر پھر بھی جو جو حالات پیدا ہوں ان کی اصلاح احوال کے لئے اسلامی ہدایات پر عمل کر کے امن و امان کا ماحول ضرور پیدا کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی کمزور حالت کو سدھارنے کے لئے قرض لے تو اس کے لئے جو شرائط خدا تعالےٰ نے بیان کی ہیں ان پر عمل پیرا ہونا لابدی ہے مثلاً جو قرض لینے والا ہے اس کو حسبِ ضرورت قرض لینا ہے تو پھر ضروری ہے کہ قرض کے معاملہ کو تحریر میں لایا جائے کیونکہ کئی دفعہ قرض کے جھگڑوں کی وجہ سے تمدن خراب ہو جاتا ہے۔ اگر قرض لینے والا ان پڑھ ہے تو دوسرے سے لکھوائے اور اس تحریر پر کم از کم دو گواہوں کی گواہی ثبت ہونی ضرور ہے پھر قرض کی ادائیگی کے لئے وقت معین ہونا چاہیئے کیونکہ کئی دفعہ وقت پر قرض کی رقم کو ادا نہ کرنا وجہ فساد بن جاتا ہے۔ بسا اوقات قرض دینے والا سمجھتا ہے کہ وہی رقم جلد ادا ہو جائے گی مگر قرض لینے والا کہتا ہے کہ میرے پاس روپیہ نہیں ہے اس صورت میں جو قرض دینے والا ہے اس کو چاہیئے کہ معیاد بڑھائے تا تا دوسرا شخص باسانی رقم واپس کر سکے۔ اور اگر قرض دینے والا بھی مجبور ہو جائے تو اندریں حالات ضروری ہے کہ مسلمانوں میں سے صاحبِ مقدرت لوگ چندہ اکٹھا کر کے قرض ادا کریں اور اگر خدانخواستہ قرض خواہ مر گیا اور اس کے ذمہ قرض ہے تو اس کی جائیداد میں سے قرض ادا کیا جائے گا اور اگر اس کی جائیداد بھی نہیں ہے تو رشتہ دار اس کا قرض ادا کریں اور اگر اس کے رشتہ دار بھی نہ ہوں تو پھر حکومت اس کی ذمہ دار ہوگی۔ ان مذکورہ شرائط سے روپیہ کے ضائع ہونے کا امکان نہیں رہتا اگر مسلم شہری ایک دوسرے کی دل کھول کر امداد کریں تو ان میں سے کوئی بھی پریشان حال نہ ہوگا۔

پھر یہ بھی مسلمان شہری کا فرض ہے کہ وہ خراب مال فروخت نہ کرے خواہ اس کی شکل و صورت کتنی ہی اچھی ہو اور اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ ظاہری نقص کو چھپایا جائے مثلاً غلہ گیلا ہے۔

(باقی)

مبلغین کرام سے گذارش

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ مبلغین کی مساعی میں برکت دے اور ان کے نیک کاموں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

مبلغین کرام کی وکالت تبشیر کو مہیا کردہ رپورٹیں تو حتی الامکان من وعن الفضل میں شائع ہو جاتی ہیں لیکن اگر کسی مشن سے کوئی اخبار یا بلیٹن شائع ہوتا ہے تو اس اخبار اور بلیٹن میں مشن کی کارکردگی کی تفصیل یقیناً اس رپورٹ سے زیادہ ہوتی ہے جو ہفتہ وار رپورٹ کی صورت میں تحریک جدید میں وصول ہوتی ہیں۔ اگر مبلغین کرام اپنے ہاں چھپنے والے اخبارات، رسائل اور بلیٹن کی ایک ایک کاپی محترم مدیر صاحب الفضل کو بھی باقاعدگی کے ساتھ ارسال کرتے رہیں تو امید ہے کہ ان کے مشنوں کی کارکردگی کے مزید پہلو الفضل میں شائع ہو کر قارئین الفضل کی حقیقی مسرت کا باعث ہوں گے۔

ان خبروں کو قارئین تک جلد پہنچانے کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنا پرچہ ہوائی ڈاک سے ارسال فرمایا کریں اور اگر آپ کا پرچہ انگریزی یا اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں چھپتا ہے تو مناسب ہوگا کہ اہم خبروں کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں تحریر فرما دیا کریں امید ہے مبلغین کرام اشاعت کی اس اہم ضرورت کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ جزاہم اللہ خیراً۔

شعبہ تصنیف وکالت تبشیر تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر خادم کو قرآنِ کریم کا ترجمہ جاننا چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

" ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اس کو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں۔ میں نے کہا تھا کہ ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد ایسا نہ رہے نہ بچہ نہ جوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو"

خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ خود بھی قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور جماعت کے دوسرے افراد کو بھی قرآن کریم پڑھائیں ناظرہ بھی پڑھائیں ترجمہ بھی پڑھائیں اور تفسیر بھی پڑھائیں۔ اور کام اس طرح منظم طور پر کریں کہ حضور کا یہ منشاء پورا ہو جائے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم با ترجمہ نہ جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

صرف عقائد باعثِ نجات نہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں

" انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہیں پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے ..... عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمال صالحہ وہ مصفّٰی پانی ہے جس کے ذریعہ سے اس باغ کا قیام اور نشوونما ہوتا ہے۔ ایک باغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا۔ اسی طرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہوگا تو شیطان آکر تباہ کر دیگا۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶۶-۳۶۵)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۱۔ امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء مرکز کے سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ اس اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ براہ کرم ابھی سے خدام کو تیار کریں۔

۲۔ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر مقرر ہے۔ جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہیں یکم ستمبر سے قبل تجاویز دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں لیٹ موصول ہونے والی تجاویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

۳۔ حسب فیصلہ مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ ۱۹۸۰ء ہر ضلع کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر کم از کم تین خود ساختہ خیمے نصب کرے بلا استثناء تمام اضلاع اس تعمیل کے لئے ابھی سے بھرپور تیاری شروع کریں قائدین اضلاع اس کے ذمہ دار ہونگے۔

جملہ مجالس قائدین اضلاع کے ساتھ ہر لحاظ سے تعاون فرمائیں

خود ساختہ خیمہ جات کا مکمل سامان اپنے ہمراہ لائیں۔

اجتماع کے موقع پر مرکز سے کسی قسم کا سامان فراہم نہیں کیا جائے گا۔ عام طور پر ایک خیمہ کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ دو دو تہیاں یا چار بڑے کھیس

۲۔ سوتلی کی مضبوط رسی حسب ضرورت۔ عموماً چالیس فٹ پوری ہو سکتی ہے۔

۳۔ خیمہ کھڑا کرنے کے لئے تین مضبوط لمبی سونٹیاں یا بانس۔ ۴۔ آٹھ عدد کیلے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصارِ دین کے لئے حضرت اقدس کی دعائیں

سیدنا حضرت اقدس دین کے انصار کے لئے دعا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہیں فرماتے ہیں:۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے اُو بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اُو را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کاروبار و حالِ اُو جنت شود پیدا

ترجمہ:۔ اے خدائے کریم اس شخص پر سینکڑوں کرم کر جو (تیرے) دین کا ناصر و معین ہے۔ اگر کبھی وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اس سے نجات دے۔

اے قادرِ مطلق! تُو اس کو اس طرح خوش رکھ کہ اس کے ہر کاروبار اور ہر حالت میں جنت کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

پس اے فرزندانِ احمدیت! اُٹھو اور دین کی مدد کے لئے قائم اور ایستادہ ہو جاؤ اور اس طرح حضرت اقدس کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ وافر حاصل کرو دین کے لئے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو اور دوسروں کو بھی یہی تحریک کرو۔ نظام وصیت میں بصد شوق و ذوق شمولیت اختیار کرو۔ طوعی قربانیوں میں بھی حتی الامکان اضافہ کرو۔ ان میں سے ایک وقفِ جدید کا جہاد بھی ہے۔ کوشش کریں کہ اس جہاد میں بھی بھرپور حصہ لو۔ اور ہر مرد، عورت اور بچے کو اس میں شامل کرو۔

زعماء انصار اللہ کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کا کوئی بھی فرد اس جہاد میں شمولیت سے باہر نہ رہے۔

(قائد وقف جدید)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک عہد کی تجدید

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مل کر ہم نے اس عہد کی تجدید کی تھی اور کرتے رہتے ہیں:۔

"ہم دین اور دین کے مصالح کو دنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت اور وجاہت پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے، اور دُنیا میں دین کی سربلندی کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بھی حضور نے دینِ حضرت خاتم الانبیاء کی سربلندی اور غلبہ کے لئے جاری فرمایا ہے جس کے شیریں ثمرات آپ کے سامنے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں ہر آن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مالی قربانیاں جاری رکھ کر عنداللہ ماجور ہو جائیے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

صف دوم معلمین کی گیارہویں کلاس

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب پھر یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تا ان کی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔ اس کلاس میں شامل ہونیوالے احباب آتے وقت اپنے مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق ساتھ لائیں نیز یوم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

امراء اضلاع اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۵۱

مَیں محمد یوسف ولد ماسٹر نور محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک مکان نمبر ۷/۱۷ برقبہ دس مرلے واقع محلہ دارالعلوم غربی مالیتی ۸۰ ہزار روپے
اس وقت مجھے مبلغ تین صد چالیس (۳۴۰) روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔
مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد یوسف ولد ماسٹر نور محمد صاحب ۷/۱۷ دارالعلوم غربی ربوہ۔
گواہ شد:- عبداللطیف خان وصیت ۱۷۲۱۹
گواہ شد:- مرزا نعیم احمد صاحب دارالصدر ربوہ

مسل نمبر ۲۴۷۵۲

مَیں فضل احمد ولد امام دین صاحب قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی شرف دین ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۸-۱۹۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ نقد چار ہزار روپے (۴,۰۰۰ Rs)
۲۔ بھیڑیں دس عدد مالیتی دو ہزار روپے (۲,۰۰۰ Rs)۔
اس وقت مجھے بارہ صد روپے (۱۲۰۰ Rs) روپے سالانہ بصورت فروخت بھیڑیں مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- فضل احمد ولد امام دین صاحب بستی شرف ۵.۵ بستی اسلم خان ضلع ڈیرہ غازیخان
گواہ شد:- مبارک ولد فضل احمد صاحب بستی شرف دین ضلع ڈیرہ غازی خان۔
گواہ شد:- بشیر احمد صاحب ولد اللہ لوک صدر جماعت احمدیہ بستی شرف دین ضلع ڈیرہ غازیخان

مسل نمبر ۲۴۷۵۳

مَیں دردانہ فردوس بنت احمد الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۳/۱۱ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے
۱۔ ایک عدد گھڑی کلائی مالیتی تین صد روپے
اس وقت مجھے مبلغ بیس (۲۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- دردانہ فردوس بنت احمد الدین صاحب مکان نمبر ۴۳/۱۱ دارالرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد:- ڈاکٹر محمد شفیع وصیت ۲۳۸۳
صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں۔
گواہ شد:- احمد الدین والد موصیہ وصیت ۱۲۱۹۲

مسل نمبر ۲۴۷۵۴

مَیں محمد انور جاوید ولد غلام اکبر صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۱۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔
اس وقت مجھے مبلغ دوصد پچپن روپے (۲۵۵/- Rs) ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد انور جاوید ولد غلام اکبر صاحب کارکن دفتر الوصیت ربوہ
گواہ شد:- محمد دین ولد حسین بخش صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ وصیت ۹۷۰۱
گواہ شد:- ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں وصیت ۲۳۸۳

مسل نمبر ۲۴۷۵۵

مَیں صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ فرزند علی صاحب انور قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۴۳/۱۱ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
۱۔ حق مہر تین ہزار روپے (۳,۰۰۰ Rs)
۲۔ سلائی مشین مالیتی ۴۰۰/- روپے
اس وقت مجھے مبلغ تیس (۳۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- صغریٰ بیگم زوجہ فرزند علی انور صاحب ۴۳/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ۔
گواہ شد:- ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں وصیت ۲۳۸۳
گواہ شد:- فرزند علی انور خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۷۵۶

مَیں محمد ابراہیم ولد چوہدری عبداللہ صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۵۰-ج-ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
کاشتکاری کی زمین ۳ ۳/۴ ایکڑ مالیتی پچھتر ہزار روپے (۷۵,۰۰۰ Rs)
اس وقت مجھے مبلغ یک صد پچیس (۱۲۵ Rs) روپے ماہوار آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسبِ قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد ابراہیم ولد چوہدری عبداللہ صاحب چک نمبر ۵۰-ج-ب ضلع فیصل آباد
گواہ شد:- محمد اسلم سیکرٹری مال چک ۵۰ ج-ب سٹھیالہ ضلع فیصل آباد
گواہ شد:- حسن محمد ولد چوہدری عبداللہ صاحب چک نمبر ۵۰ ج-ب ضلع فیصل آباد

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۴ سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے ۳۰ - ۳۱ اخاء / اکتوبر اور یکم نبوت / نومبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء (بروز جمعہ ہفتہ اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری کریں اور کوشش کریں کہ

۱ - تمام مجالس انصار اللہ کی سالانہ اجتماع میں سو فیصد نمائندگی ہو۔

۲ - ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار شریک اجتماع ہوں۔

(قائد عمومی - مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ انصار اللہ کے معزز قارئین کی خدمت میں بطور اطلاع عرض ہے کہ ماہ تبوک و اخاء / ستمبر و اکتوبر کا پرچہ اکٹھا ماہ اخاء / اکتوبر میں شائع ہوگا۔ جو سالانہ اجتماع نمبر ہوگا اور انشاء اللہ قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ ٹائیٹل پیج کے صفحہ اوّل پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا گذشتہ سال کے مرکزی سالانہ اجتماع کا ایک یادگار فوٹو ہوگا۔ لہذا ماہ تبوک / ستمبر میں پرچہ کا انتظار نہ فرمایا جائے جن دوستوں نے ابھی تک ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول نہیں فرمائی ان سے درخواست ہے کہ اس مفید رسالہ کو اپنے نام جلدی کروائیں اور بچوں کو بھی یہ رسالہ پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۱۵/- روپے ہے۔

(مینجر ماہنامہ "انصار اللہ" - ربوہ)

سالانہ اجتماع کے پروگرام میں حصہ لینے کی شرط

تمام عہدیداران لجنہ اماء اللہ اپنی ممبرات تک بار بار یہ پیغام پہنچا دیں کہ اجتماع کے تمام پروگراموں میں حصہ لینے والیوں کے لئے اوّلین شرط پردہ کی پابندی ہے۔ بے پردہ کو کسی پروگرام میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواست ہائے دعا

• مکرم عبدالحق صاحب بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور کام کرنیوالی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔ (محمد صادق خان چیپ سائیکل سٹور - رحمت بازار ربوہ)

• میرے والد محترم رانا عبدالقدیر صاحب کی سکوٹر کے ایک حادثہ میں بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور دائیں ٹانگ کی چپنی کی ہڈی کریک ہو گئی ہے نیز دونوں بازوؤں پر خراشیں آئی ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی جلد صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

(طارق قدیر رانا ۲۲۸/D پیپلز کالونی نمبر ۱ فیصل آباد)

• محلہ دارالبرکات ربوہ کے مکرم رانا محمد ذکریا صاحب نے اپنے عہدہ کی ترقی کے نتیجہ میں جو رقم زائد ملی ہے وہ مساجد فنڈ میں بھجواتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ یہ ترقی اور ان کی قربانی مقبول و بابرکت فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

• مکرم چوہدری حبیب اللہ خان صاحب گورایہ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ لاہور اپنی تنخواہ میں ترقی پاکر مبلغ یکصد بیس ۱۲۰ روپے کی رقم مسجد فنڈ میں دے کر احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ یہ ترقی دینی دنیوی ہر لحاظ سے ان کے لئے اور فیکٹری کے لئے برکت کا موجب ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دورہ وکیل المال اوّل کے ایام میں نمایاں تحریک جدید کے وعدوں کی پیشکش

اکناف عالم میں اشاعت دین کے جذبہ سے لبریز ہو کر مخلصین نے یہ وعدے اپنے امام ایدہ اللہ کے حضور پیش کئے ہیں

۱- مکرم ملک خالد محمود صاحب ۱۸/ اقبال پارک	شیخوپورہ	۵۰۰
۲- " قاضی بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ	"	۱۰۰۰
۳- " جمشید احمد صاحب ابن منشی نور حسین صاحب کینال پارک مریدکے ضلع شیخوپورہ		۵۰۰
۴- " فاروق احمد صاحب " " " " " " " "		۵۰۰
۵- " ایم صلاح الدین صاحب معہ افراد خاندان معرفت مسجد احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ		۵۰۰
۶ " محمد یونس صاحب جاوید ۴۸/ مہتاب سٹریٹ چوہان روڈ اسلام پورہ لاہور		۵۰۰
۷- " عبدالماجد صاحب سمن آباد معرفت چوہدری نصیر احمد صاحب الائیڈ سائنٹیفک سٹور کنپٹ روڈ لاہور		۱۰۰۰
۸- " شیخ خالد محمود صاحب ۵۹/۳ بنارس روڈ چھاؤنی لاہور		۱۰۰۰
۹- " خواجہ محمد شریف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ		۵۰۰
۱۰- " میاں عبدالحکیم صاحب ناصر مغلپورہ لاہور		۱۲۵۰
۱۱- " چوہدری عبدالحمید صاحب شاہین پارک مغلپورہ لاہور		۱۰۰۰
۱۲- " " ریاض احمد صاحب ناصر کالا گھمنان ضلع سیالکوٹ		۵۰۰
۱۳- " محترمہ احمدہ بی بی صاحبہ والدہ اقبال احمد صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ		۱۰۰۰

ان سب کے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر تقریری مقابلے

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقعہ پر انشاء اللہ العزیز امسال مندرجہ ذیل عنوانات پر تقریری مقابلہ ہوگا۔

۱- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی۔

۲- حضرت مصلح موعود کی خدمتِ قرآن۔

۳- قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے عہد کی تحریکات

۴- تربیت اولاد

۵- برکاتِ قدرت ثانیہ

ہر مقرر کو ۷ منٹ کا وقت دیا جا سکے گا۔ جو اراکین انصار اللہ حصہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے نام اپنی مجلس کے توسط سے ۳۰ ستمبر تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کو ارسال کر دیں اس کے بعد کوئی نام قبول نہیں کیا جائے گا۔ حصہ لینے والے اراکین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا عنوانات میں سے کسی ایک پر پوری تیاری کے ساتھ اظہارِ خیال فرمائیں گے۔ مقررین کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں مرکز کو انتخاب کا حق حاصل ہوگا۔

(قائد تعلیم - منتظم تقریری مقابلے)

موضع سدوکی ضلع گجرات میں مجلس مذاکرہ

مورخہ ۹ اگست ۱۹۸۱ء کو موضع سدوکی ضلع گجرات میں ایک مجلس مذاکرہ زیرِ صدارت مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ منعقد ہوئی جو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ اس میں احمدی احباب کے علاوہ بہت سے دوسرے اصحاب بھی شامل ہوئے۔ چوہدری محمد احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے تلاوت قرآن پاک کی جس کے بعد مکرم ولی محمد صاحب معلم وقف جدید نے درثمین میں سے دلائل صداقت حضرت اقدس پر مشتمل اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں صاحب صدر نے صداقت حضرت اقدس کے موضوع پر مفصل تقریر فرمائی اور پھر سوالات کرنے کی دعوت دی۔ دعا پر یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

(چوہدری محمد احمد زعیم سدوکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشد فوری ضرورت

(منجانب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں کچھ آسامیاں دیر سے خالی ہیں۔ باوجود الفضل میں بار بار اعلان کرنے کے کسی احمدی کو یہاں آکر کام کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد خاکسار احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت تھی۔ الفضل میں بار بار اس کا اعلان کروایا مگر کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر نے اپنے کو پیش نہ کیا۔ خاکسار یہ معاملہ حضرت مصلح موعود کے نوٹس میں لایا تو حضور نے نہایت افسوس اور غصہ کا اظہار فرمایا اور خاکسار کو حکم دیا کہ اگر احمدی لیڈی ڈاکٹرز سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتیں تو تم پاکستان ٹائمز میں اشتہار دے دو۔ بے شک کوئی عیسائی یا غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر آجائے چنانچہ خاکسار نے پاکستان ٹائمز میں اشتہار دیا اور ایک غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر نے بخوشی یہاں آکر کام کیا۔

اب پھر عرصہ سے وہی حالات ہیں جس کا بے حد افسوس ہے۔ ہسپتال کی مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے۔ لہذا احمدی دوست یا بہنیں جو مرکز سلسلہ کے لئے غیرت رکھتے ہیں وہ اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ یکم جولائی ۱۹۸۱ء سے صدر انجمن احمدیہ نے گریڈز بڑھا دیئے ہیں۔

۱۔ سٹاف نرس ۲ آسامیاں

۲۔ میل نرس (ملٹری کا ریلیز شدہ) ۳ اسامیاں

۳۔ ANAESTHETIST ایک آسامی

۴۔ ڈسپنسر ایک آسامی

۵۔ سٹور کیپر جو میڈیسن سٹور کا کام جانتا ہو۔ ملٹری کا ریلیز شدہ ہو ایک آسامی

۶۔ بیلدار ۲ آسامیاں ۷۔ ڈرائیور ۲ اسامیاں۔

احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔

گمشدہ بچے کی تلاش

میرا بھتیجا مبارک احمد ولد منور احمد صاحب ۷ ستمبر ۸۱ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ گیا تھا پھر واپس گھر نہیں آیا۔ اس کے بارے میں نہایت فکر ہے۔ اگر کسی دوست کو اس بچے کے بارے میں علم ہو تو از راہ کرم مطلع فرمائیں۔ یا اگر بچہ خود یہ اعلان پڑھے تو گھر آجائے اسے کچھ نہیں کہا جائے گا

بچے کی عمر ۱۴ سال ہے۔ قد تقریباً ۵ فٹ۔ رنگ سانولا۔ چہرہ لمبا۔ ناک قدرے اونچی، جسم پتلا۔ منہ پر تل کا نشان۔ سکول کی یونیفارم (خاکی کپڑے) میں ہے۔ پاؤں میں پشاوری چپل براؤن رنگ کی پہنے ہوئے ہے۔

جو دوست از راہ شفقت اسے ہمارے گھر لائیں گے انہیں کرایہ آمد و رفت کے علاوہ انعام بھی دیا جائے گا۔ قارئین الفضل کی خدمت میں اس بچہ کی بازیابی کے لئے دعا کی بھی عاجزانہ درخواست ہے۔

(بشارت احمد کوثر معلم وقف جدید۔ کوارٹر درویشاں ۹ محلہ دارالیمن وسطی ربوہ)

فوری ضرورت ہے

دو اچھی صحت والے کارکنوں کی فوری ضرورت ہے جو ہر طرح سے قابل اعتماد اور مستعد ہوں۔ ان کی عمریں ۲۸ سے ۴۰ سال کے درمیان ہوں۔

خواہشمند احباب امیر/صدر مقامی کی سفارش کے ساتھ خاکسار کو درخواست بھجوائیں۔

(ملک رفیق احمد۔ صدر محلہ۔ صدر غربی۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے ماموں مکرم مرزا رحمت اللہ صاحب (ریٹائرڈ) تانوگو ۱۳۴/۹۰۷ ساہیوال آج کل بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا مسعود احمد برلاس منزل ربوہ)

ربوہ میں بجلی کی رَو میں تعطل کا سلسلہ

ربوہ ۱۲ ستمبر ــــ ربوہ میں بجلی کی رَو میں تعطل کا افسوسناک سلسلہ کم ہونے کی بجائے آئے دن بڑھتا جا رہا ہے۔ پچھلے پانچ دن کے اندر اندر کئی بار کئی کئی گھنٹوں تک بجلی بند رہی ہے۔ ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو دن کے شدید گرمی کے وقت قریباً ۵ گھنٹے بجلی کی رَو معطل رہی جس کی وجہ سے روزنامہ الفضل کی اشاعت میں تاخیر ہوگئی اور پرچہ اس روز کئی جگہ پر نہ پہنچ سکا۔ اس کے بعد جمعہ کے روز بجلی غائب ہوئی اور پھر بروز منگل ۸ ستمبر کو صبح ساڑھے دس بجے سے لے کر شام ساڑھے تین بجے تک بجلی بند رہی۔ اس پانچ گھنٹے کی بندش سے ربوہ کے جملہ کاروبار زندگی شدید متاثر ہوئے اور گرمی کے اس عالم میں بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو خصوصی طور پر انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اہالیان ربوہ نے محکمہ بجلی کے حکام سے صورت حال کی اصلاح کا مطالبہ کیا ہے۔

فارم داخلہ بھجوانے کی تاریخ میں اضافہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں فارم داخلہ بھجوانے کی تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

نیز احباب سے درخواست ہے کہ میری پریشانیوں اور مشکلات کی دُوری کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(محمد ظہیر الدین احمد۔ جی۔ ٹی ایس بک سٹال۔ لاہور)

اعلان نکاح

مکرم محترم اقبال احمد صاحب نجم مبلغ سپین نے میڈرڈ میں مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۸۱ء کو میرے بھانجے عزیزم طارق احمد بھٹی ابن مکرم محترم خالد ہدایت صاحب بھٹی اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک لاہور کے نکاح کا اعلان محترمہ راحیلہ یاسمین بنت شیخ محمد اسحٰق صاحب مقیم جنوبی امریکہ سے بعوض مبلغ ایک لاکھ Pesetas حق مہر پر کیا۔ اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قانتہ شاہدہ اہلیہ عطاء المجیب صاحب راشد۔ مبلغ جاپان)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد راحیل ابن جناب مرزا مبارک احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۸۱ء بروز بدھ کی صبح دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ زچہ و بچہ بفضل خدا بخیر و عافیت ہیں۔ نومولود کا نام "اویس بیگ" تجویز ہوا ہے۔

قارئین الفضل و جملہ احباب جماعت اور دیگر افراد خاندان حضرت اقدس سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین بنائے اور دینی و دنیاوی ترقیات اور صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(مرزا مظفر احمد برلاس ایم اے ایل ایل بی حیدر آباد سندھ)

بسلسلہ دورۂ توسیع اشاعت

خاکسار الفضل کی توسیع و اشاعت کے سلسلہ میں ۱۹ ستمبر بروز ہفتہ دو چار دن کے لئے لاہور دورہ پر آرہا ہے۔ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

خاکسار امید کرتا ہے کہ احباب اپنے پیارے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں گے

(مینیجر الفضل ربوہ)